گندم کی جڑی بوٹیوں سے حفاظت

تحریر وترتیب: آغا جہاں زیب

گندم کی کاشت صدیوں پر محیط ہے۔اس کا شمار ہمارے ملک کی اہم نقد آور فصلوں میں ہوتا ہے۔ پاکستان میں گندم کی پیداوار اگرچہ پہلے کے مقابلہ میں بڑھی ہے لیکن پھر بھی اس میں اضافہ کی کافی حد تک گنجائش موجود ہے۔مختلف ممالک میں گندم کی فی ایکڑ اوسط پیداوار ہماری فی ایکڑ پیداوار سے تقریباً دوگنی ہے۔آبادی کے روز بروز بڑھتے ہوئے دباؤ کے باعث ملک میں گندم کی فی ایکڑ پیداوار میں مزید اضافے کی ضرورت ہے۔ پاکستان میں گندم کی اوسط پیداوار 30.95 من فی ایکڑ اور 2821 کلوگرام فی ہیکٹر ہے۔گندم کی بہتر پیداوار میں زمین کی تیاری، اچھے بیج وقسم کا انتخاب ،متوازن کھاد اور بروقت کاشت کے علاوہ تحفظ نباتات کی بھی بڑی اہمیت ہے۔فصل سے جڑی بوٹیوں کی تلفی کے بغیر زیادہ پیداوار کا حصول ناممکن ہے۔جڑی بوٹیاں فصل کے ساتھ کھاد، خوراک، پانی، دھوپ اور ہوا میں حصہ دار بن جاتی ہیں اور پودے سے دوگنی نائٹروجن اور فاسفورس جبکہ تین گنا پوٹاش زیادہ استعمال کرتی ہیں۔فصل میں کیڑوں کو جائے پناہ دیتی ہیں۔فصل میں بیماریوں کا باعث بنتی ہیں۔فصل کو کمزور کر کے پیداوار میں نمایاں کمی کا باعث بنتی ہیں۔ایک اندازے کے مطابق جڑی بوٹیوں کی وجہ سے پیداوار میں 14 سے 42 فیصد تک کمی واقع ہوسکتی ہے۔اس کے علاوہ یہ فصل کی کٹائی میں رکاوٹ کا باعث بنتی ہیں۔جڑی بوٹیوں کے بیج کی گندم میں ملاوٹ کے باعث فصل کی کوالٹی خراب ہوجاتی ہے اور فصل کا ریٹ کم ملتا ہے۔گندم کی فصل میں پائی جانے والی چوڑے پتوں والی جڑی بوٹیوں میں کرنڈ، باتھو، لہیہ، لیہلی ، ریواڑی، سینجی، مینا، گاجر بوٹی، شاہترہ، بلی بوٹی، گیلیم، مڑی اور جنگلی پالک وغیرہ قابل ذکر ہیں جبکہ گھاس نما نوکیلے پتوں والی جڑی بوٹیوں میں جنگلی جئی، دمبی سٹی اور لومڑ گھاس وغیرہ قابل ذکر ہیں۔جنگلی جئی، دمبی سٹی اور گندم کا تعلق چونکہ ایک ہی خاندان سے ہے اس لئے ابتدائی مرحلہ پر ان میں فرق کرنا خاصا مشکل ہوتا ہے۔گندم کی لائنوں کے درمیان اُگے ہوئے گندم نما پودے اکثر گندم کے نہیں ہوتے ۔گندم پر حملہ آور ہونے والی جڑی بوٹیوں کی پہچان کے لیے کچھ علامتیں یہاں درج کی جارہی ہیں تاکہ کاشتکاران کی مدد سے جڑی بوٹیوں کو بآسانی شناخت کرسکیں۔جب دمبی سٹی کے پودے کو سطح زمین سے کاٹا جائے تو پودے کا رس سرخ رنگ کا ہوتا ہے۔جنگلی جئی کے پودے زمین پر پھیلے ہوئے ہوتے ہیں اور دمبی سٹی کے پودے سیدھے کھڑے ہوتے ہیں۔جنگلی جئی کی پہلی گانٹھ پر سرخ نشان ہوتے ہیں لیکن دمبی سٹی کے پہلے پتے سرخی مائل سبز ہوتے ہیں۔گندم کے پتے کے اس حصے کے جوڑ پر جس سے وہ تنے کو ڈھانپتا ہے بہت باریک سفیدی مائل پردے (Ligule) اور کمزور بال ہوتے ہیں جبکہ جنگلی جئی پر وہ سفید پردے اور بال نہیں ہوتے ۔دمبی سٹی کا تنا قدرے باریک ہوتا ہے۔جنگلی جئی کے پودے کو ہاتھ سے چھوا جائے تو اس کا تنا نرم محسوس ہوگا جبکہ گندم کے پودے کا تنا نسبتاً سخت ہوتا ہے۔جڑی بوٹیوں کی تلفی کے لیے اُن کی عمر کا خیال رکھنا بھی ضروری ہے۔بہترین وقت وہ ہے جب جڑی بوٹی نے 2 سے 3 پتے نکالے ہوں۔گندم کی فصل سے جڑی بوٹیوں کی تلفی کے لیے پہلے پانی کے بعد وتر آنے پر دوہری بار ہیرو چلائی جائے اور اگر کاشتکاروں کے پاس افرادی قوت موجود نہ ہوتو

جڑی بوٹیوں کی تلفی بذریعہ جڑی بوٹی مار زہروں سے بھی کی جاسکتی ہے۔ چوڑے پتوں اور نوکیلے پتوں والی جڑی بوٹیوں کے لیے مخصوص زہریں استعمال کریں۔ چوڑے پتوں والی جڑی بوٹیوں کی تلفی کے لیے عام طور پر گندم کی پہلی آبپاشی کے بعد وتر حالت میں سپرے کیا جاتا ہے اور نوکیلے پتوں والی جڑی بوٹیوں کی تلفی کے لیے دوسری آبپاشی کے بعد سپرے کیا جاتا ہے۔ سپرے کے لیے مخصوص نوزل فلیٹ فین یا ٹی جیٹ استعمال کریں اور پانی کی فی ایکڑ مقدار 100 تا 120 لٹر رکھیں۔ جڑی بوٹیوں کی تلفی کے لیے سپرے کے دوران کسی جگہ پر دوہری سپرے نہ کریں اور نہ ہی کوئی جگہ خالی رہنے دیں۔ گندم کی فصل سے جڑی بوٹیوں کو بروقت تلف کر کے ہم گندم کی فی ایکڑ اچھی پیداوار حاصل کر سکتے ہیں جس سے بڑھتی ہوئی آبادی کی غذائی ضرورت کو مستقل بنیادوں پر یقینی بنا کر فوڈ سیکیورٹی کا حصول ممکن ہے ۔سپرے کے بعد جڑی بوٹیاں جانوروں کو بطور چارہ نہ کھلائیں۔ کاشتکاروں کو یہ بات ذہن نشین رکھنی چاہیے کہ جڑی بوٹیوں کی بروقت تلفی سے ہی فصل سے اچھی پیداوار کی توقع کی جاسکتی ہے۔ ان کی طرف توجہ نہ دینے کا مطلب یہ ہے کہ کاشتکار اپنی فصل کا خود نقصان کر رہا ہے۔ جڑی بوٹیوں کے کیمیائی انسداد کے لیے محکمہ زراعت کے مقامی زرعی ماہرین کے مشورہ سے ادویات کا استعمال کریں اور کوئی دوائی بھی بغیر مشورہ کے سپرے نہ کریں۔

☆☆☆☆